تحفظِ ختمِ نبوت کا محاذ

(۱۱؍اپریل کو لاہور میں ہونے والی کانفرنس کے حوالے سے)

سید میر رمیز احمد

انگریز سامراج نے برصغیر پر اپنے تسلط کے دوران مسلمانوں کے مرکز وحدت کو کمزور کرنے اور جذبہ جہاد کی روح کو نکالنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو اپنی بیساکھیوں سے کھڑا کیا۔ اس کا ایک بڑا مقصد مسلمانوں میں تفریق در تفریق بھی تھا لیکن یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا اعجاز ہے کہ نہ صرف دینی طبقات بلکہ قومی وملی زُعماء اور علماء لدھیانہ اور علماء اہلحدیث سبقت لے کر میدان میں اُترے۔ علامہ اقبال نے قادیانیت کو یہودیت کا چربہ قرار دیا۔ محدث العصر حضرت سید محمد انور شاہ کی ''نظرِ انور'' سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر پڑی۔ قافلۂ سخت جاں'' مجلس احرار اسلام نے ۱۹۵۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے مرکزی مقام ضلع گورداسپور کے قصبہ'' قادیان'' میں اپنا دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور جان کو جوکھوں میں ڈال کر در پردہ دفتر کے لیے مکان کی تلاش شروع کر دی۔ ۲۱ تا ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو کل ہند احرار ختمِ نبوت کانفرنس قادیان میں ہوئی اور ہندوستان کی چوٹی کی مذہبی قیادت نے نہ صرف شرکت کی بلکہ شعبۂ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوت کی سرپرستی ومعاونت بھی فرمائی۔ اِس کانفرنس کے بعد پوری دنیا میں اِس مسئلہ کی صدائے بازگشت محسوس کی جانے لگی۔ پاکستان بننے لگا تو باؤنڈری کمیشن کے سامنے قادیانیوں نے جو بیان فائل کیا، اس کی وجہ سے ضلع گورداسپور کو ہندوستان میں رہنے دیا گیا اور ایک سازش کے تحت کشمیر کو جانے کے لیے دفاعی نقطہ نگاہ سے ہمارا راستہ بند کر دیا گیا۔ مسئلہ کشمیر آج تک اِس وجہ سے لٹکا ہوا ہے۔

پاکستان بننے کے بعد مجلس احرارِ اسلام نے مسلم لیگ کو موقع دیا کہ وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ملک کو چلائے اور ایک اسلامی فلاحی ریاست بنائے لیکن پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ موسیو ظفر اللہ خاں قادیانی کو بنا دیا گیا۔ جس نے قومی وسائل سے بیرون ممالک سفارت خانوں کو قادیانی اِرتداد کے اڈوں میں تبدیل کرنے کی ہر ممکن کوششیں کی۔ مرزا بشیر الدین محمود نے بلوچستان کو ''احمدی سٹیٹ'' میں تبدیل کرنے کی بات کی اور موسیو ظفر اللہ خاں نے اپنی سرکاری حیثیت میں کراچی کے جلسۂ عام میں اسلام کو مردہ اور احمدیت کو زندہ مذہب قرار دیا۔ تب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری

رحمتہ اللہ علیہ نے تمام مکاتبِ فکر کو مجلس احرارِ اسلام کی میزبانی میں ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت'' کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا۔ قادیانیوں کی محلاتی اور خطرناک سازشوں کے نتیجے میں قادیانی مخالف تحریک نے زور پکڑا پنجاب میں جزوی طور پر مارشل لاء لگا دیا گیا۔ بظاہر تحریکِ ختم نبوت کو کچل دیا گیا لیکن ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے ہاتھوں اگلی تحریک کے نتیجے میں ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ دس سال بعد صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں امتناعِ قادیانیت ایکٹ کے تحت قادیانیوں کو اسلامی علامات و شعائر کے استعمال سے قانوناً روک دیا گیا۔ بھٹو مرحوم نے کہا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔'' تحفظِ ختم نبوت کے محاذ کی تینوں بڑی جماعتوں نے اس محاذ کو ایک حد تک سرگرم رکھا لیکن قادیانی ریشہ دوانیاں بڑھتی گئیں اور اسٹیبلشمنٹ اور ورلڈ اسٹیبلشمنٹ تک ان کی رسائی نے خطرناک صورتحال پیدا کر دی۔ مختلف دینی مکاتبِ فکر نے ۱۹ را کتوبر ۲۰۰۸ء کو مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر لاہور میں حضرت امیر شریعت کے فرزند قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیرِ صدارت اور مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ کی میزبانی میں ''متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' تشکیل دے کر اس تحریک کو آگے بڑھانے کی حتی المقدور کوشش کی۔ جس کے بعد ۲۸ ردسمبر ۲۰۰۸ء کو لاہور میں ''کل جماعتی ختم نبوت کنونشن'' منعقد ہوا جس کی آواز پوری دنیا میں سنی گئی اور اب اِس محاذ کی سب سے بڑی جماعت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت نے بھی صورتحال کا ادراک کر لیا ہے۔ ۱۱ را پریل کو بادشاہی مسجد لاہور میں کل پاکستان کی سطح پر ''ختم نبوت کانفرنس'' اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کانفرنس اس مسئلہ پر عوام میں بیداری پیدا کرنے اور دینی حلقوں کو منظّم کرنے میں نہائت مثبت کردار ادا کرے گی۔ متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی نے ۷ رمئی کو ساہیوال میں ''کل جماعتی ختم نبوت کنونشن'' کا اعلان کیا ہے۔ ہماری دیرینہ خواہش و کوشش ہے کہ مجلس احرارِ اسلام، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے اکابر کو نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دینی چاہیں اور دنیا کے بدلتے ہوئے حالات و میڈیا اور نت نئی لابنگ پر نظر رکھتے ہوئے اپنی ترجیحات طے کرنی چاہیں نیز دنیا بھر میں اِس کام کے حوالے سے ختم نبوت اکیڈمی لندن سمیت مختلف اداروں اور شخصیات کے باہمی رابطے و تعاون کو فروغ ملنا چاہیے۔ یہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ بھی ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت و ختم نبوت کے محاذ کا تقاضا بھی ہے اور مقتدر حلقوں کی طرف سے تحفظِ ختم نبوت کے حوالے قوانین کو سبوتاژ کرنے کی گھناؤنی سازش و کوشش کا سدباب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پہلے سے زیادہ منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین!